



## سوال

مدرک رکوع کی رکعت کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مدرک رکوع کی رکعت ہو جاتی ہے؟ مدلل جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں علماء کے دو موقف ہیں :

اول : یہ رکعت ہو جاتی ہے۔

دوم : یہ رکعت نہیں ہوتی۔

اول الذکر علماء کے دلائل کا مختصر جامع جائزہ درج ذیل ہے :

(1) الوداؤد (ابن خزیمہ (1622 واعلہ ولم یصحح) حاکم (1-276، 273، 216) دارقطنی (1/347 ح1299) اور بیہقی (2/88) نے)

یحییٰ بن ابی سلیمان عن زید بن ابی عتاب وسعید المتقیری عن ابی ہریرۃ "کی سند سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«إذا تحتم ونحن یسجد فاجہدوا ولا تہوا شیئا ومن ادرك الركعة فادرك الصلوة»

جب تم آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے کچھ بھی نہ شمار کرو اور جس نے رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

اس روایت کے راوی یحییٰ بن ابی سلیمان کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا :

"مسند الحدیث" (جزء الصلوة: ۲۳۹)

ابن خزیمہ نے فرمایا : "دل اس سند پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن ابی سلیمان کو جرح یا تعدیل کی رو سے نہیں جانتا" (صحیح ابن خزیمہ 57، 58/3 و نصرا الباری ص 262)



یہی مذکور کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے لہذا حاکم کا اس کی روایت کو صحیح کہنا مردود ہے۔

تنبیہ: یہ روایت مدرک رکوع کی دلیل نہیں ہے بلکہ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو رکعت پالے اس نے نماز پالی۔

(2) بیہقی نے "عن عبد العزیز بن رفیع عن رجل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کی سند سے روایت کیا ہے کہ

«اذا نعت والام راح فارکوا وان کان ساجدا فاجهدوا ولا تتعدوا بالحد اذا لم یکن معہ رکوع»

جب تم آؤ اور امام رکوع میں ہو تو تم رکوع کرو اور جب سجدے میں ہو تو سجدہ کرو اور سجدے شمار نہ کرو جب تک ان کے ساتھ رکوع نہ ہو۔ (2/89)

اس روایت میں "رجل" (آدمی) مچول ہے اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ صحابی ہے۔

تنبیہ: بیہقی کی ایک روایت (2/296) میں "سفیان (الثوری) عن عبد العزیز بن رفیع من شیخ من الانصار" کی سند سے ان الفاظ جیسا مضموم مروی ہے۔ اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: سفیان ثوری مدلس اور روایت معنعن ہے۔

دوم: شیخ من الانصار مچول ہے اور یہ کہنا کہ "واصحیح انہ صحابی غلط ہے۔

سوم: دارقطنی (1/346 ح 1298)، بخاری (جزء القراءة 208)، ابن خزیمہ (1595) بیہقی (2/89) عقیلی (4/398) اور ابن عدی (7/2684) وغیر ہم نے

"یحییٰ بن حمید عن قرۃ عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ" کی سند سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«من ادرك ركعة من الصلوة فقد ادركها قبل ان يقم الامام صلبه»

جس نے امام کے پٹھ اٹھانے سے پہلے نماز کی رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

اس روایت کی سند قرہ بن عبد الرحمن بن حمویل کی وجہ سے ضعیف ہے۔ قرہ جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اس روایت کے بارے میں شیخ امین اللہ پشاوری فرماتے ہیں: 'اوسندہ ضعیف' اور اس کی سند ضعیف ہے۔ (فتاویٰ الدین الخالص ج 4 ص 218)

اس روایت کی ایک دوسری سند ہے جس میں مہتمم راوی ہے (ایضاً 4/218)

لہذا یہ سند ضعیف اور مردود ہے۔

چہارم: بیہقی (2/90) نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ "من لم یدرک الامام را کما یدرک تکم الکرکۃ" جس نے امام کو رکوع میں نہ پایا اس نے رکعت نہیں پائی۔

اس روایت کی سند میں علی بن عاصم جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف و مجروح ہے لہذا اس روایت کو "اوسنادہ صحیح" کہنا غلط ہے۔ اس روایت کی دوسری سند میں ابواسحاق السعیدی



مدلس ہیں لہذا وہ سند بھی ضعیف ہے، جب تک سند صحیح و حسن نہ ہو تو "ورجالہ موثقون" کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ہجیم: ابن ابی شیبہ (1/99) مطاوی (1/223) اور بیہقی (2/90) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ مدرک رکعت سمجھتے تھے۔

اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ صحابی کا فتویٰ ہے۔

(6) ابن ابی شیبہ (1/243) نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا فتویٰ نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مدرک رکوع کو مدرک رکعت سمجھتے تھے۔

اس روایت کی سند حفص اور ابن جریج کی تدریسی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی (2/90) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔ اس میں ولید بن مسلم ہیں جو کہ تدریس تو یہ بھی کرتے تھے اور سماع مسلسل کی تصریح نہیں ہے۔

(7) بیہقی (2/90) نے زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ "ان ادرك الركعة قبل ان يرفع الامام راسه فقد ادرك السجدة" جس نے امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع پایا تو اس نے سجدہ پایا یعنی رکعت پالی۔

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ امام مالک نے یہ نہیں بتایا کہ انھیں یہ روایت کس ذیلیے سے پہنچی ہے۔ اس موقوف روایت کی دیگر سندیں بھی ہیں۔ ان آثار کے مقابلے میں امام بخاری فرماتے ہیں:

شعبہ بن یحییٰ قال: حدثنا الحسن قال: حدثنا ابن اسحاق قال: ان جرنی الاعرج قال سمعت ابا هريرة رضي الله عنه يقول لا يجزىك الا ان يدرك الامام كما قال ان ترك

الوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک رکوع سے پہلے امام کو حالت قیام میں نہ پالے۔ (جزء القراءة: 132 وسند و حسن نصر الباری ص 182/183)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لا یرک احدکم حتی یقر اباہم القرآن

سورۃ فاتحہ پڑھ لینے کے بغیر تم میں سے کوئی بھی رکوع نہ کرے۔ (جزء القراءة: 133 وسند صحیح)

معلوم ہوا کہ اس مسئلے میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف ہے جب اختلاف ہو جائے تو کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے۔

ابن ابی شیبہ (1/256 ح 2631) نے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ رکوع میں چلتے چلتے صف میں شامل ہو جاتے تھے۔ اس روایت کی سند ابن تیمم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ: اس روایت کا مدرک رکوع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(9) بیہقی (2/90) نے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ رکوع میں چلتے ہوئے صف میں شامل ہو گئے۔ یہ سند تدریس اور ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث کے انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، یہ کہنا کہ انھوں نے زید بن ثابت سے یہ روایت لی ہے۔ بے دلیل ہے۔

(10) مسند احمد (5/42 ح 20435) میں آیا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رکعت طے کرنے کے لیے چل کر آئے تھے، اس روایت کی سند بشار بن عبدالملک النخایط المزنی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اسے "سند حسن" کہنا غلط ہے۔ بشار کو ابن معین نے ضعیف کاہ اور سند کے اتصال میں بھی نظر ہے۔



11) بعض لوگ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب - میمون اور تسبی (تا بعین) اس کے قائل تھے کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہوتا ہے۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 1/243-244)

تا بعین کے یہ آثار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کے آثار اور مرفوع احادیث کے عموم کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔  
12) طبرانی نے سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو رکوع نہ پائے وہ سجدہ شمار نہ کرے۔  
یہ آثار باسند صحیح ثابت نہیں ہیں۔

13) ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لا تبارونی برکوع ولا بسجود فانہما ما استعجم بہ اذا رکعتہم کوئی بہ اذارتہ وانی قد بدت»

مجھ سے پہلے رکوع اور سجدے نہ کرو۔ پس بے شک میں تم سے پہلے رکوع کروں گا تو تم مجھ سے اس کے ساتھ پا لو گے جب میں سر اٹھاؤں گا۔ میرا بدن بھاری ہو گیا ہے، (سنن ابی داؤد: 619 و سندہ حسن)

یہ روایت مدرک رکوع کی دلیل نہیں ہے مگر عینی حنفی نے اسے اپنے دلائل میں پیش کر دیا ہے۔ دیکھئے عمدۃ القاری (3/153)!

14) ابن ابی شیبہ (242/1) نے عروۃ بن الزبیر (تا بعینی) اور زید بن ثابت سے نقل کیا ہے کہ وہ دونوں جب امام کو رکوع میں پاتے تو دو تکبیریں کہتے۔ ایک تکبیر افتتاح دوسری تکبیر رکوع۔ یہ روایت زہری کی تالیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور ادراک رکوع کی دلیل نہیں ہے۔

15) ابن ابی شیبہ (1/255) نے محمد بن سیرین سے نقل کیا ہے کہ ابو عبیدہ (بن عبداللہ بن مسعود) آئے اور لوگ رکوع میں تھے تو وہ چل کر صف میں شامل ہو گئے اور بیان کیا کہ ان کے والد نے ایسا ہی کیا تھا۔

یہ روایت منقطع ہے کیونکہ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

16) ایک روایت میں آیا ہے کہ "عبدالعزیز بن رفیع عن ابن مغفل المزنی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ولا تعندوا بالسجود اذا لم تدرکوا الرکعتہ)) (مسائل احمد و اسحاق 1/127/1 الصحیحہ 1188)

اس روایت میں اگر ابن مغفل سے مراد عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ ہیں تو ان سے عبدالعزیز رفیع کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اگر شاد بن معقل ہیں تو یہ سند منقطع ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس سلسلے کی تمام مرفوع روایات بلحاظ سند ضعیف ہیں۔ رہے آثار صحابہ تو ان میں اختلاف ہے۔

دوم: جو علماء کہتے ہیں کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی کیونکہ اس کے دو فرض روگئے ہیں:

1) قیام (2) سورہ فاتحہ

ان لوگوں کا قول حق بجانب ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

«لا تقفلوا الابام القرآن فانہ لاصلوۃ لمن لم یقرأ بها» سورہ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو اسے نہیں پڑھتا تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی / نافع بن محمود وثقہ الدار



قطنی و ابیہتی وابن جبان وابن حزم والذہبی وغیرہم)

امام بخاری اور بہت سے جلیل القدر علماء اس کے قائل تھے کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے مولانا محمد منیر قمر حفظہ اللہ کا رسالہ "رکوع میں ملنے والے کی رکعت، جانبین کے دلائل کا جائزہ" وما علینا الا البلاغ (26/رجب 1427ھ) (الحمدیث: 30)

حدا معذی والندرا علم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 1 ص 367

محدث فتویٰ